47324
۳/۱۰

تاریخ: 14 ستمبر 2022

استفتاء

جناب مفتی تقی عثمانی صاحب
دار العلوم کراچی
کورنگی، کراچی

حامداومصلیا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین متین بیچ اس مسئلے کے کہ:

نادرا ریگولیشنز ۲۰۰۲ کی دفعہ ۱۳(۱) میں ترمیم کی گئی. ترمیم کے مطابق مرد(M) اور عورت(F) کے علاوہ تین نئی جنسیں متعارف کروائی گئی ہیں:

① خصی مرد male eunuch

② خصی عورت female eunuch

③ یونی سیکس unisex

ان تینوں کو ایک ہی مارکر/نشان(X) کے تحت ان کے مابین بلا تمیز و تفریق شناختی کارڈز جاری کیے جاتے ہیں۔

مذکورہ نئی اضافہ شدہ تینوں جنسیں کیا شریعت میں بھی باقاعدہ تسلیم شدہ بشری جنسیں ہیں؟

ان نئی جنسوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

کیا یہ ترمیم شرعاً درست وجائز ہے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۱/۲۳۱

بینوا و توجروا

سائلین

عبد الرحمن ایڈووکیٹ
اسلام آباد
03215175371, 03106667999, 03336667999

شعیب مدنی
کراچی
03002034445

(جواب منسلک ہے)

NATIONAL DATABASE AND REGISTRATION AUTHORITY (APPLICATION FOR NATIONAL IDENTITY CARD) (AMENDMENT) REGULATION, 2017

[Gazette of Pakistan Extraordinary, Part II,
22nd January, 2018]

S.R.O. 6(KE)/2018, dated 21.7.2017.---

Further to amend the National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) Regulation, 2002.

Whereas it is expedient further to amend the National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) Regulation, 2002;

Now, therefore, in exercise of the powers conferred by section 45 of National Database and Registration Authority Ordinance, 2000, the National Database and Registration Authority is pleased to amend National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) Regulations, 2002, as under:-

1. Short title and commencement.---(1) This Regulation may be called the National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) (Amendment) Regulation, 2017.

(2) It shall come into force at once.

2. Amendment of Regulation 13 National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) Regulation, 2002.---In the National Database and Registration Authority (Application for National Identity Card) Regulations, 2002, existing Regulations 13(1) and 13(2) shall be replaced with:-

"(1) Cards of eunuchs shall be processed under any of three gender options (i) "Male Eunuchs", (ii) "Female Eunuchs" and (iii) "Unisex". This is the choice of applicant to select the gender. Moreover, card holder may apply for modification of gender as per desire or appear ance.

(2) An applicant whose hands/arms are fully amputated shall apply for card through "Fully Amputated" option. Applicant having at least one finger/thumb of any hand shall put the impression of available fingers/ thumbs of hands whereas remaining impressions shall be skipped through "Partially Amputated" option. An applicant whose hands are injured or bandaged due to medical reasons and he/she needs the card urgently, shall apply for card through "Bandaged" option. The applicants whose fingerprints cannot be captured due to chronic skin disease, old age, worn out or fade fingerprints shall apply through "Problematic Fingerprints" option of card processing".

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے:

{ وَخَلَقْنَٰكُمْ أَزْوَٰجًا (٨)} [النَّبَأ:٨]

"اور تمہیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی شکل میں ہم نے پیدا کیا۔"

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

{ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ (٤٩) أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (٥٠)} [الشورى: ٤٩، ٥٠]

"سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے، لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔ یا پھر ان کو ملا جلا کر لڑکے بھی دیتا ہے اور لڑکیاں بھی اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ علم کا بھی مالک ہے قدرت کا بھی مالک۔"

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے انسانوں کو جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمایا ہے، بعض کو نر اور بعض کو مادہ پیدا فرمایا ہے۔ نر اور مادہ کے علاوہ کوئی تیسری جنس اللہ تعالی نے پیدا نہیں فرمائی، جیسا کہ حضرات مفسرین نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ حتی کہ حضرات فقہائے کرام نے خنثی، جو نر اور مادہ دونوں کے جنسی اعضاء اور علامات پر مشتمل ہوتا ہے، اس کو بھی غالب علامات کے پیش نظر، نر یا مادہ قرار دے کر، اس پر متعلقہ جنس کے احکام جاری کیے ہیں۔ بلکہ خنثی مشکل، جو مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کی جنسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے، اور کسی ایک جانب کو ترجیح دینے کی ظاہری وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی، اس کے بارے میں بھی حضرات علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ خنثی مشکل اگرچہ ہمارے لیے مشکل ہے، تاہم فی الواقع وہ نر یا مادہ ہی ہوتا ہے، اس لیے شریعت مطہرہ میں نر اور مادہ کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ شریعت مطہرہ نے مرد اور عورت کی جنسی تشخص کو برقرار رکھنے اور ان میں تمیز کا سختی سے حکم فرمایا ہے، حتی کہ مرد اور عورت کے لیے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے کو موجب لعنت قرار دیا ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں خود کو خصی کرنے سے منع کیا گیا ہے، نیز خصی ہونا محض ایک وصف کا ضیاع ہے، اس سے انسان کی جنس نہیں بدلتی، چنانچہ خصی ہونے کے بعد انسان کے جنسی اور تولیدی اعضاء اور جنسی کروموسومز اپنی سابقہ جنس کے مطابق قائم رہتے ہیں، لہذا خصی ہونے سے یا محض ذاتی احساس کی بناء پر اپنی جنس

اصل جنس کے خلاف سمجھنے سے شرعی، عقلی اور طبی طور پر حقیقت میں انسان کی جنس نہیں بدلتی، بلکہ وہ اپنی سابقہ جنس پر برقرار رہتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ شریعت میں مرد اور عورت کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شرعاً کسی انسان کے لیے اپنی جنس تبدیل کرنا یا خود کو دوسری جنس کی طرف منسوب کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا سوال میں ذکر کردہ نادرا ریگولیشنز میں مذکورہ ترمیم کے اندر نر اور مادہ کے علاوہ نر خصی (male eunuch)، مادہ خصی (female eunuch) اور ماورائے جنس (unisex) کو مرد اور عورت کے علاوہ الگ جنس قرار دینا شریعت کے بالکل خلاف ہے، اور اس کو شریعت کے موافق درست کرنا لازم ہے۔

أحكام القرآن للجصاص ت قمحاوي (٥/ ٢٩٨)

وقوله تعالى وأنه خلق الزوجين الذكر والأنثى من نطفة إذا تمنى قال أبو بكر لما كان قوله الذكر والأنثى اسم للجنس استوعب الجميع وهذا يدل على أنه لا يخلوا من أن يكون ذكرا أو أنثى وأن الخنثى وإن اشتبه علينا أمره لا يخلو من أحدهما وقد قال محمد بن الحسن إن الخنثى المشكل إنما يكون ما دام صغيرا فإذا بلغ فلا بد من أن تظهر فيه علامة ذكر أو أنثى وهذه الآية تدل على صحة قوله آخر سورة النجم.

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (٣١/ ١٨٢)

المسألة الثالثة: القسم بالذكر والأنثى يتناول القسم بجميع ذوي الأرواح الذين هم أشرف المخلوقات، لأن كل حيوان فهو إما ذكر أو أنثى والخنثى فهو في نفسه لا بد وأن يكون إما ذكرا أو أنثى، بدليل أنه لو حلف بالطلاق، أنه لم يلق في هذا اليوم لا ذكرا ولا أنثى، وكان قد لقي خنثى فإنه يحنث في يمينه.

تفسير الزمخشري = الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل (٤/ ٧٦٢)

والخنثى، وإن أشكل أمره عندنا فهو عند الله غير مشكل، معلوم بالذكورة أو الأنوثة، فلو حلف بالطلاق أنه لم يلق يومه ذكرا ولا أنثى، ولقد لقى خنثى مشكلا: كان حانثا، لأنه في الحقيقة إمّا ذكرا أو أنثى، وإن كان مشكلا عندنا

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٧/ ٣٢٧)

فالخنثى من له آلة الرجال والنساء، والشخص الواحد لا يكون ذكرا وأنثى حقيقة، فإما أن يكون ذكرا، وإما أن يكون أنثى.

مسند أحمد مخرجا (٤/ ١٤٣)

عن ابن عباس، قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم، المخنثين من الرجال [ص:١٤٤]، والمترجلات من النساء» قال: فقلت: ما المترجلات من النساء؟ قال: «المتشبهات من النساء بالرجال»

صحيح البخاري (٧/ ٤)

كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، وليس لنا شيء، فقلنا: ألا نستخصي؟ " فنهانا عن ذلك،-------------------------------------والله تعالیٰ اعلم

فداء اللہ

فداءالله

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹ صفر المظفر، ۱۴۴۴ھ

۲۶ ستمبر، ۲۰۲۲ء

جواب صحیح ہے، اور خنثیٰ کو مرد یا عورت قرار دینے کیلئے شریعت نے معیارات مقرر کیے ہیں جن کے ذریعے اس کی جنس کا تعین کیا جا سکتا ہے، اس لئے اسے تیسری جنس قرار دینا درست نہیں

واللہ سبحانہ اعلم

بندہ

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲۹ / ۲ / ۱۴۴۴

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

محمد عبداللہ عفی عنہ

۱-۳-۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبدالمنان عفی عنہ

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ

نائب مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر ۲۱/۲۴۱۷

۱ / ۳ / ۱۴۴۴

۲۸ / ۹ / ۲۰۲۲

الجواب صحیح

عبدالحسیب

۱ / ۳ / ۱۴۴۴ھ